کتابت و تدوین حدیث

مولانا حافظ منیر اظہر۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

دین اسلام کی یہ خوبی اور امتیاز ہے کہ جس طرح اس کا ہر حکم وحی الٰہی ہے اس طرح اس دین کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اس رب کے ذمہ ہے جو ساری مخلوق کا حقیقی نگہبان ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون."

کہ ہم نے اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اور یہ بات یقینی ہے کہ سنت بھی قرآن کی طرح وحی الٰہی ہے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اللہ تعالیٰ نے یہ سند دی ہے کہ "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ. (النجم ۳،۴)

اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سنت وحدیث کی حفاظت کیلئے بھی ضروری اور خصوصی اہتمام فرمایا۔ محدثین کے طلب حدیث اور تحقیق حدیث کی راہ میں محیر العقول واقعات اور کارنامے پڑھ کر آدمی کو اس حقیقت کا یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ حفاظت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس نے اس کیلئے ایسے ایسے اسباب مہیا فرمائے کہ دشمن آج تک انگشت بدنداں ہیں۔

عہد نبویؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن کی تدوین وکتابت کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا اسے سینوں، ہڈیوں اور پتھر کی سلوں پر لکھ کر محفوظ کر لیا گیا اور بعد میں جب سرور کائنات عالم جاودانی کو تشریف لے گئے تو قرآن ہر لحاظ سے محفوظ مرتب تھا۔

لیکن حدیث کا معاملہ یکسر مختلف تھا۔ حالانکہ عہد رسالت میں حدیث کو فقہ اسلامی کا مصدر ثانی ہونے کا شرف حاصل تھا اور یہ بات اتفاقی ہے کہ قرآن کی طرح حدیث کی تدوین عہد رسالت میں تکمیل پذیر نہیں ہوئی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیس سالہ دور نبوت کے افعال واقوال اور اعمال اور کلمات و معاملات کو صحیفوں اور چمڑے کے ٹکڑوں میں مدون کرنا دشوار تھا اور پھر اس کٹھن کام کیلئے صحابہ کی ایک کثیر جماعت کا فارغ ہونا ضروری تھا۔ جبکہ عہد رسالت میں لکھنے والوں کی تعداد اس قدر کم تھی کہ یہ لوگ انگلیوں پر شمار کئے جاسکتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ عربوں کا حافظہ مثالی تھا۔ عرب جس چیز کو محفوظ کرنا چاہتے تھے اسے اپنے حافظہ میں جگہ دیتے تھے۔ قرآن مجید چونکہ قسط وار، چھوٹی چھوٹی سورتوں اور آیات کی صورت میں نازل ہوا تھا۔ اس لئے اس کا محفوظ کرنا آسان تھا۔ جب کہ حدیث مختلف اطراف واکناف میں پھیلی ہوئی تھی اگر تحفظ قرآن کیساتھ حدیث کا بھی وہی اہتمام کیا جاتا تو تدوین قرآن میں خلل کا اندیشہ تھا۔

علاوہ ازیں تدوین حدیث میں یہ خطرہ بھی دامن گیر تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شرعی حکم و مصالح پر مشتمل موجز و مختصر اقوال غیر شعوری طور پر قرآنی آیات کیساتھ گڈ مڈ ہو جاتے۔ ظاہر ہے کہ اس سے دشمنان دین کو قرآن کریم پر شکوک وشبہات وارد کرنے کا موقع مل جاتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اعداء دین اس درہ سے داخل ہو کر مسلمانوں کو یہ مشورہ دینے لگتے کہ جو کتاب ہی سرے سے مشکوک ہو اس پر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

کتاب حدیث عہد رسالت میں

عہد رسالت میں اگرچہ باقاعدہ طور پر تدوین حدیث نہ ہوئی لیکن صحیح روایات سے ثابت ہے کہ بہت سے صحابہ نے احادیث کو لکھا اور بعض مواقع پر خود رسول اللہ ﷺ نے بھی لکھنے کا حکم صادر فرمایا اور صرف لکھی ہوئی چیز کو ہی معتبر قرار دینے کا مفروضہ بذاتہ نہایت باطل اور فرسودہ ہے جبکہ عہد رسالت کی تحریرات کی تعداد ہی تین سو سے متجاوز ہے اس

مختصر مضمون میں عہد نبوی کی تدوین کا احاطہ ممکن نہیں ہم صرف چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے سال قبیلہ خزاعہ والوں نے اپنے ایک مقتول کے عوض بنولیث کے ایک آدمی کو قتل کردیا۔ نبی کریم ﷺ کو پتہ چلا تو اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا خطبہ کے بعد ایک یمنی شخص نے حاضر ہوکر کہا کہ حضور مجھے لکھوا دیجئے تو آپ نے فرمایا:

"اکتبوا لابی شاہ۔"

ابوشاہ کو لکھ دو۔(صحیح بخاری کتاب العلم)

۲۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے سلاطین وامراء وقت کی جانب دعوت اسلام پر مشتمل خطوط تحریر کروائے تھے۔(طبقات ابن سعد ۲/ ۲۲۔۰۶)اور انہی خطوط میں سے ہرقل شاہ روم کے نام پورا خط صحیح بخاری کی کتاب بدالوحی میں منقول ہے۔

۳۔ بعض صحابہ کے پاس صحیفے تھے جن میں وہ آنحضور سے حدیثیں سن کر لکھا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس "صحیفہ صادقہ" تھا حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے سوا مجھ سے بڑھ کر کوئی عالم حدیث نہ تھا بات یہ تھی کہ عبداللہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔(صحیح بخاری کتاب العلم)

۴۔ آپ فوجی دستوں کو ملک کے اطراف میں بھیجا کرتے تھے ان کو خط دیتے اور فرماتے کہ منزل مقصود پر جاکر پڑھیں۔

۵۔ جب آنحضرت ﷺ نے ۱۰ھ میں حضرت عمرو بن حزمؓ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو انہیں حدیثوں کی ایک ضخیم کتاب لکھوا کر عنائت فرمائی اس کتاب میں مختلف قسم کے احکامات موجود تھے۔(سنن نسائی ۲/ ۲۴۷ کتاب القسامہ والقود والدیات)

۶۔ نبی اکرم ﷺ نے فرض الموت میں ایک تحریر لکھوانے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن شدت تکلیف کی وجہ سے نہ لکھوا سکے۔(صحیح البخاری کتاب العلم)

۷۔ ایک انصاری نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں احادیث سنا کرتا تھا اور بہت مسرور ہوتا تھا لیکن یاد نہ رکھ سکتا تھا تو اس نے اپنے حافظہ کی شکایت آپ کے پاس کی تو آپ نے فرمایا:

"انستعن بیمینک ."

کہ اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو اور لکھنے کا ارشاد فرمایا۔(جامع الترمذی ۶)

۸۔ آپ کا وہ خط جو آپ نے مقوقس شاہ مصر کے نام لکھا تھا کچھ عرصہ پہلے ایک عیسائی کی کتاب میں لگا ہوا ملا ہے۔ جس میں بعینہ وہی عبارت ہے اور مہر میں وہی الفاظ اور صورت ہے جس طرح حدیثوں میں آیا ہے۔

۹۔ صلح حدیبیہ کی تحریر آپ نے اپنی نگرانی میں لکھوائی۔(صحیح البخاری کتاب العلم)

اسی طرح مدینہ میں آکر مردم شماری کروائی اور پندرہ سو مسلمانوں کے نام درج کروائے۔(صحیح البخاری کتاب الجہاد)

۱۰۔ حضرت علیؓ کے پاس ایک صحیفہ تھا جو انکی تلوار کی نیام میں پڑا رہتا تھا اس میں مختلف احکام کے متعلق متعدد حدیثیں تھیں۔(صحیح البخاری کتاب العلم)اور لوگوں کے مطالبے پر آپ نے یہ لوگوں کو دکھلایا۔

منع کتابت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ سے کچھ لکھا نہ کرو اور اگر کسی نے قرآن مجید کے علاوہ کچھ لکھا بھی ہو تو مٹا دے البتہ مجھ سے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(مسلم کتاب الزہد ۸/ ۴۱۴)

لیکن بے شمار احادیث سے ثابت ہے کہ عہد رسالت میں احادیث کی کتابت ہوتی رہی اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ تو فرماتے ہیں کہ حضور نے ان کو لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔(مسند احمد ۲/ ۴۰۳)

عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں حضور کے ہر فرمان کو یاد کرنے کی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا یہ دیکھ کر قریشیوں نے مجھے روکا کہ تم ہر بات قلمبند کر لیتے ہو حالانکہ حضور بشر ہیں کبھی خوشی کے عالم میں ہوتے ہیں تو کبھی ناراضگی کے عالم میں۔ میں نے حضور سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا (انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) تم لکھ لیا کرو۔ رب ذوالجلال کی قسم میرے منہ سے ہر حالت میں حق بات ہی نکلتی ہے۔(مسند احمد ۲/ ۱۶۲، سنن ابی داؤد کتاب العلم ۳/ ۳۵۶)

توان روایات کے درمیان جمع اور تطبیق میں علما کے اقوال درج ذیل ہیں۔

۱۔ اکثر علما کی رائے ہے کہ پہلے آپ نے کتابت حدیث سے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے کر پہلے حکم کو منسوخ فرما دیا۔

۲۔ ممانعت صرف ان لوگوں کیلئے تھی جو کہ قرآن وسنت کے مابین فرق وامتیاز کی اہلیت وصلاحیت نہ رکھتے تھے اور جہاں یہ خطرہ نہ تھا

وہاں عام اجازت تھی۔

۳۔ ایسے لوگوں کو منع فرمایا کہ جن کے متعلق خدشہ تھا کہ وہ فقط کتابت پر اعتماد کر بیٹھیں اور حفظ کا اہتمام نہ کریں۔

۴۔ ممانعت صرف قرآن وسنت دونوں کو ایک ہی صحیفے میں لکھنے کی تھی۔

۵۔ جبکہ ڈاکٹر مصطفیٰ سباعیؒ کا خیال ہے کہ دونوں اقسام کی احادیث میں سرے سے کوئی اختلاف ہے ہی نہیں بلکہ ممانعت والی احادیث میں قرآن کی طرح حدیث کو باقاعدہ رسمی طور پر مدون کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اجازت والی احادیث میں خاص معاملات واحوال سے متعلق احادیث لکھنے کی اجازت دی گئی ہے یا ایسے صحابہ کو اجازت دی ہے جو ذاتی طور پر اپنے لئے احادیث لکھ لیا کرتے تھے جبکہ اجازت کتابت تو آپ کے آخری لمحات سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ جب آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے فرمایا "لکھنے کا سامان لاؤ" تاکہ میں تمہیں وہ بات لکھوا کر دوں کہ جسکی موجودگی میں تم گمراہ نہ ہوسکو گے۔ (صحیح البخاری کتاب العلم)

کتابت حدیث عہد صحابہ میں

صحابہ کی جماعت ہی وہ مقدس جماعت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کی دعوت ساری دنیا تک پہنچانے کیلئے چن لیا تھا وہی دین پہنچانے کیلئے واسطہ تھے وہی حدیث کے پہلے راوی ہیں صحابہ کے نیچے کے تمام راویوں کو جرح وتعدیل کی چھلنی سے گزرنا پڑتا ہے مگر صحابہ کی جماعت امت کے متفقہ فیصلہ کے مطابق عادل وضابطہ ہے کیونکہ صحابہ جہاں حدیث کی حفاظت وروایت کہ فضیلت کو جانتے تھے وہیں ان کے ذہن میں "من كذب علي متعمداً فليتبوا مقعده من النار" کی آواز بھی گونج رہی تھی اور وہ دینوی اغراض سے بھی بالکل پاک تھے۔

حضرات خلفاء راشدین کے مبارک دور میں صحابہ حدیث رسول کا مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق نے ان میں سے کئی حضرات کو مملکت کے اطراف واکناف میں وعظ ارشاد اور درس وتبلیغ کیلئے بٹھا دیا تھا جہاں شب وروز کی محنت سے انہوں نے ہزاروں قابل رشک شاگرد پیدا کئے۔

تمام صحابہ بالاتفاق نبی اکرم ﷺ کے قول وفعل اور تقریر کو واجب العمل گردانتے تھے اور قبول حدیث میں کسی نے بھی کوئی تردد نہیں کیا ہاں صحابہ روایت حدیث میں محتاط رویہ اپناتے تھے۔ یا کہ اور تسلی کیلئے حضرت عمرؓ بعض دفعہ سختی بھی فرماتے تھے لیکن وہ بھی بغیر کسی شرط کے حدیث قبول فرماتے تھے خواہ اسے ایک ہی صحابی روایت کرے۔ (فصیل کے لئے دیکھئے حدیث رسول کا تشریعی مقام ص ۱۱۲ از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ سباعی)

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ جیسے صحابی حدیث رسول کو بیان کرتے ہوئے اس لیے ڈرتے تھے کہ کہیں اسمیں کچھ خلل کی بنا پر وہ "کذب" کے زمرے میں نہ آجائیں۔

صحابہ نے اپنے زمانے میں کثیر تعدادی احادیث روایت کیں یہاں صحابہ کی روایت حدیث کی مکمل تفصیل ذکر کرنا ممکن نہیں صرف اتنا ذکر کیے دیتے ہیں کہ چار ہزار صحابہ نے روایت حدیث کا مبارک کام کیا جن میں سب سے زیادہ حضرت ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ، عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہیں عہد صحابہ میں لکھنے کے ثبوت بے شمار ہیں صرف نمونے کے طور پر چند ایک پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے صحیفہ صادقہ ترتیب دیا تھا (جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) یہ صحیفہ انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا اور بہت مدت تک ان کے خاندان میں موجود رہا ان کے پوتے عمرو بن شعیبؒ اسی کا درس دیا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی کتاب مسند احمد میں اسے مکمل طور پر نقل کر کے ہمارے لئے محفوظ فرما دیا۔

۲۔ حضرت انسؓ کتابت جانتے تھے انہوں نے نبی ﷺ سے ایک صحیفہ بھی لکھا تھا اور وہ اپنے بیٹیوں کی بھی حکم دیا کرتے تھے " قيدو هذا العلم" اسے حدیث کو ضبط تحریر میں لاؤ۔

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے پاس کوئی مناسک حج پر ایک مختصر صحیفہ موجود تھا جسے امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں نقل کیا ہے۔

۴۔ اشاعت حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سب سے آگے تھے۔ جس طرح محنت اور مشقت کے ذریعے انہوں نے علم حدیث حاصل کیا تھا اسی طرح آگے بھی پہنچایا انہوں نے اپنی ایک سند ترتیب دی تھی جس کا ایک نسخہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کثیر بن مرہ کو خط لکھا کہ تمہارے پاس جس قدر احادیث ہیں لکھ کر ہمارے پاس بھیج دو تو انہوں نے ساتھ یہ بھی لکھا کہ حضرت ابورہریرہؓ کی احادیث کی ضرورت نہیں وہ پہلے سے ہمارے پاس موجود

ہیں۔(تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۱)

۵۔ اسی طرح حضرت بشر بن نہیکؒ تابعی حضرت ابو ہریرہؓ کے تلمید رشید تھے انہوں نے ایک تالیف مرتب کر کے اپنے استاد کو پڑھ کر سنائی اورانہوں نے تصدیق کی۔(سنن الدارمی ۱/۱۲۷)

۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنے ایک شاگرد رشید جناب ہمام بن منبہ کی ایک سو چالیس احادیث املا کروائی تھیں انہوں نے اسے مرتب کر کے اس کا نام "الصحیفۃ الصحیۃ" رکھا یہ ۵۹ھ سے پہلے کی تصنیف ہے جسے جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے برلین اور دمشق کی لائبریریوں سے نکال کر شائع کر دیا ہے جس سے منکرین حدیث کے تمام اعتراضات ھباءً منثوراً ہو کر رہ گئے ہیں۔

۷۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ نے بھی احادیث کا ایک مجموعہ تیار کر رکھا تھا جسے ان کے بیٹے سلیمان نے ان سے روایت کیا ہے۔(تہذیب ۴/۱۹۸)

عہد تابعین میں کتابت حدیث

دور تابعین میں تدوین حدیث نے اس قدر ترقی کی کہ منتشر اور متفرق دستاویزات اور بے ترتیب اوراق و قراطیس نے باقاعدہ رسائل کی شکل اختیار کر لی۔ انفرادی کوششیں اب سلطنت و حکومت کی زیر نگرانی منظم ہوئیں۔ خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیزؒ نے سلطنت اسلامیہ کے تمام گورنروں اور وقت کے ائمہ دین کو احادیث جمع کرنے کی ترغیب دلائی کہ صحابہ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد مجھے علم کے مٹ جانے کا خطرہ ہے تم احادیث کی نشر و اشاعت کرو اور درس و تدریس کے حلقے قائم کرو۔ اس سلسلے میں قاضی مدینہ ابو بکر بن حزم اور امام زہری کی خصوصی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس تدوین و کتابت میں مدینہ' مکہ' کوفہ' بصرہ' شام اور یمن کے کبار تابعین نے حصہ لیا۔

تابعین کی کتابت کے چند نمونے

۱۔ امام زہری نے تابعین میں سب سے پہلے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے فرمان پر تدوین کا کام کیا۔ انہوں نے ایک کتاب مدون فرمائی جس کے متعدد نسخے مختلف بلاد اسلامیہ میں بھیج دیئے گئے۔

۲۔ حضرت نافع مولی ابن عمر نے خود بھی حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث لکھیں اور آگے املا بھی کرواتے تھے۔

۳۔ حضرت عروۃ بن زبیر نے سب سے پہلے غزوات کے متعلق کتاب تصنیف فرمائی۔(کشف الظنون ۲ / ۷۴۰)

۴۔ حضرت سعید بن جبیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے تلمیذ رشید تھے وہ اپنے استاد سے شب و روز احادیث لکھتے تھے حتی کہ سفر کے دوران پالان کی لکڑی پہ لکھتے جاتے اور پھر انہیں نقل فرما لیتے تھے۔(سنن الدارمی ۱ / ۱۲۸)

تدوین حدیث تابعین کے بعد

تابعین کے بعد تدوین حدیث کا سلسلہ کثرت سے شروع ہوا اس تیسرے دور میں تبع تابعین نے ان دفاتر کو جامع اور مسندات کی شکل میں پیش کیا۔ جیسے "جامع سفیان" "مسند احمد" وغیرہ بیشمار کتابیں تصنیف ہو گئیں۔ ہر ملک اور شہر میں ہر محدث نے کوئی نہ کوئی نسخہ ترتیب دیا۔ اس کے بعد تیسری صدی ہجری کے محدثین نے صحیح کو ضعیف سے الگ کرنے اور احادیث مرفوعہ کو اقوال صحابہ سے علیحدہ مرتب کرنے کا انتظام فرمایا۔ جن کی محنت سے عظیم سے عظیم تر کتابیں آج سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جن کا لب لباب صحاح ستہ کی صورت میں سامنے آیا جن کا تعارف آگے آئیگا۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو یا اڑھائی سو سال بعد تدوین حدیث کا پروپیگنڈا بالکل بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ درحقیقت حدیث کے خلاف اس ساری سعی نامراد کا اصل مقصد مختلف اعتراضات کے پردے میں مسلم معاشرے کو کتاب و سنت کی پابندیوں سے آزاد کرانا اور مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب کو مسلمانوں پر مسلط کرنا ہے۔ جو کہ اصل میں کفار کی سازش تھی لیکن صد افسوس کہ اس ایجنڈے کی تکمیل میں کچھ نام نہاد مسلماں بھی شامل ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ اس میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

ان شاء اللہ

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ

چار کتابیں
• اصحاب ثلاثہ کے مقام پر شیعہ سنی اتحاد
• حقیقۃ الوسیلہ • تکریم الوالدین
• نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ
صرف چالیس روپے بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ سادہ ڈاک بھیج کر طلب فرمائیں۔ پتہ خوشخط مع پوسٹ کوڈ تحریر فرمائیں۔ شکریہ
حافظ بک ڈپو ابو بکر صدیق مارکیٹ نمبر 3 چونیاں ضلع قصور